نماز کے لیے کھڑے ہونے پر ایسا لگے کہ وضو باقی نہیں رہا، تو کیا تازہ وضو کرنا ضروری ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12261

تاریخ اجراء: 28ذوالقعدۃالحرام1443ھ/28جون2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد بھی جب نماز کے لیے کھڑی ہوتی ہے تو اسے ایسا لگتا ہے کہ اس کا وضو باقی نہیں رہا جب کہ اسے وضو ٹوٹنے کا یقین بھی نہیں ہوتا۔ اب بار بار وضو کرنے میں اسے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے بسا اوقات تو اس کا دل بھی گھبرانے لگ جاتا ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس صورت میں ہندہ کے لیے نئے سرے سے وضو کرنا شرعاً ضروری ہے؟ یا پھر وہ اسی وضو کے ساتھ اپنی نماز جاری رکھے؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا، جب تک وضو ٹوٹنے کا اس حد تک یقین نہ ہو جائے کہ بندہ قسم کھا سکے تب تک اس کا وضو باقی رہتا ہے۔ لہذا صورتِ مسئولہ میں وضو باقی نہ رہنے کے محض وسوسے آنے سے ہندہ کا وضو نہیں ٹوٹے گا ہندہ کو چاہیے کہ اگر اس کا معاملہ واقعی وسوسوں کی حد تک ہے تو ان کی طرف اصلاً توجہ نہ دے اور اپنی نماز جاری رکھے۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "ولو ایقن بالطھارۃ وشک بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین" یعنی اگر طہارت کا یقین ہو اور حدث میں شک واقع ہو جائے یا پھر اس کا برعکس ہو تو اس صورت میں جس کا یقین ہو اسے لیا جائے گا۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے: "حاصلہ انہ اذا علم سبق الطھارۃ وشک فی عروض الحدث بعدھا او بالعکس اخذ بالیقین وھو السابق" ترجمہ: "اس کا حاصل یہ ہے کہ جب سابقہ طہارت کا علم ہو لیکن

طہارت کے بعد حدث واقع ہونے میں شک پیدا ہو جائے یا پھر اس کا برعکس ہو، تو اس صورت میں جس کا یقین ہے اور وہ سابق ہے اسے لیا جائے گا۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج01، ص310، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "شیطان نماز میں دھوکہ دینے کے لئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے کبھی پیچھے پھونکتا یا بال کھینچتا ہے کہ ریح ہونے کا خیال گزرتا ہے اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بُو نہ پاؤ جب تک وقوعِ حدث پر یقین نہ ہولے۔۔۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت کا یقین تھا اور یقین شک سے نہیں جاتا۔" (فتاوی رضویہ، ج01، ص775، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "جو باوُضو تھا اب اسے شک ہے کہ وُضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وُضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شُبہہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں اِحتیاط سمجھ کر وُضو کرنا اِحتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وسوسوں کا ایک علاج یہ بھی ہے کی ان کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: "وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کا خلاف کرنا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص303، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: وسوسے اور ان کے علاج کے بارے میں مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ **"وسوسے اور ان کا علاج"** کا مطالعہ فرمائیں۔ اس رسالے کو دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم